عید الاضحیٰ کے فضائل و احکام

(از مولوی عبید الرحمٰن صاحب طالب اعظمی فاضل رحمانیہ)

فضائل عشرہ ذی الحجہ یوں تو عید الاضحیٰ کا پورا مہینہ عظمت و برکت اور حرمت والا ہے مگر اس مہینے کے پہلے دس روز تو اپنے اندر بہت بڑی فضیلت اور بزرگی رکھتے ہیں (۱) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من ایام العمل الصالح فیھن احب الی اللہ من ھذہ الایام العشر فقالوا یا رسول اللہ ولا الجھاد فی سبیل اللہ فقال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ولا الجھاد فی سبیل اللہ الخ (ترمذی) آنحضرت فرماتے ہیں ماہ ذی الحجہ کے اول دس دنوں میں نیک اعمال اللہ کے نزدیک جتنے زیادہ محبوب اور مرغوب ہیں اتنے اور دنوں میں نہیں لوگوں نے پوچھا جہاد بھی نہیں آپ نے فرمایا جہاد بھی نہیں (۲) الترمذی میں ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو عبادات اللہ تعالےٰ کے نزدیک عشرہ ذی الحجہ میں محبوب اور پیاری ہیں وہ اور دنوں میں نہیں ان دنوں میں روزے رکھنا ثواب میں سال بھر کے روزوں کے برابر ہے اور ان دنوں کی راتوں کا قیام ثواب میں شب قدر کے قیام کے برابر ہے۔ عرفہ یعنی ذی الحجہ کی نویں تاریخ کو روزہ رکھنا افضل ہے قال صیام یوم عرفۃ انی احتسب علی اللہ ان یکفر السنۃ التی بعدہ والسنۃ التی قبلہ (ترمذی) یعنی آنحضرتؐ نے فرمایا کہ مجھے اللہ تعالیٰ کی ذات سے امید ہے کہ وہ ضرور عرفہ کے دن روزہ رکھنے سے سال گذشتہ اور سال آئندہ دونوں کے گناہ معاف کردیگا۔

میدان عرفات میں حاجیوں کیلئے عرفہ کے دن روزہ رکھنا منع ہے۔ نیز عید الفطر و عید الاضحیٰ ایام تشریق (۱۱-۱۲-۱۳) ان پانچ دنوں میں روزہ رکھنا منع ہے۔ جس شخص کا ارادہ قربانی کرنیکا ہو اس کیلئے ذی الحجہ کا چاند دیکھنے کے بعد سے ناخن ترشوانا، زیر ناف کے بال لینا، لبوں کو ترشوانا، سر کے بال منڈوانا ترشوانا بغل و ناک کے بال لینا ناجائز و ممنوع ہے۔ قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اذا دخل العشر واراد بعضکم ان یضحی فلا یمس من شعرہ وبشرہ شیئا وفی روایۃ فلا یاخذن شعرا ولا یقلمن ظفرا وفی روایۃ من رای ھلال ذی الحجۃ واراد ان یضحی فلا یاخذن من شعرہ ولا من اظفارہ (مسلم) یعنی جس شخص کا ارادہ قربانی کرنیکا ہو اُسے چاہیئے کہ عشرہ ذی الحجہ کے آتے ہی بدن کے بال اور ناخن وغیرہ نہ ترشوائے۔

عشرہ ذی الحجہ اور ایام تشریق میں تکبیریں ماہ ذی الحجہ کے اول دس دنوں اور ایام تشریق (۱۱-۱۲-۱۳) میں نماز فرض و نوافل کے بعد کے علاوہ بھی اٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے تکبیریں کہنی چاہئیں۔ قال النبی صلے اللہ علیہ وسلم ما من ایام اعظم عند اللہ ولا احب الی اللہ العمل فیھن من ایام العشر فاکثروا فیھن من التسبیح والتحمید والتھلیل والتکبیر

(طبرانی کبیر) یعنی عشرہ ذی الحجہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہت فضیلت اور بزرگی رکھتا ہے۔ اسلئے اس میں تسبیح وتکبیر بکثرت کہنی چاہیے تکبیر یہ ہے۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کَبِیْرًا اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ۔ بعض لوگوں کے نزدیک تکبیریں صرف نویں تاریخ عرفہ کے دن نماز فجر سے تیرہویں تاریخ کی عصر تک پکار کر کہنی چاہئیں لیکن یہ عبداللہ بن مسعودؓ کی موقوف روایت سے ثابت ہے اسلئے افضل وہی ہے جو مرفوع روایت میں آچکا ہے کہ ذی الحجہ کی پہلی ہی تاریخ سے تکبیریں کہنی چاہئیں۔

فضائل قربانی قربانی کی مشروعیت میں جہاں سنت ابراہیمی کی یادگار زندہ رکھنے کا راز مضمر ہے وہاں اس میں بہت سے اخروی فوائد ومنافع بھی موجود ہیں، یہاں ہم مختصراً ان اخروی فوائد ومنافع کو ذکر کرتے ہیں۔ (۱) ماعمل آدمی من عمل یوم النحر احب الی اللہ من اھراق الدم وانہ لتاتی یوم القیمۃ بقرونھا واشعارھا واظلافھا وان الدم لیقع من اللہ بمکان قبل ان یقع من الارض فطیبوا بھا نفسا (ترغیب ترھیب) آنحضورؐ فرماتے ہیں انسان کا کوئی عمل عیدالاضحیٰ کے دن اتنا محبوب نہیں ہے جتنا کہ خون بہانا یعنی قربانی کرنا ہے اور قربانی کا جانور اپنے سینگوں اور بالوں اور کھروں سمیت اللہ کے دربار میں قیامت کے دن حاضر ہوگا اور قربانی کا خون زمین پر گرنے سے پہلے خدا تعالیٰ اسے قبول فرمالیتا ہے پس تم خوش ہو جاؤ۔ (۲) قال اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ماھذہ الاضاحی یا رسول اللہ قال سنۃ ابیکم ابراھیم قالوا فما لنا فیھا یارسول اللہ قال بکل شعرۃ حسنۃ قالوا فالصوف قال بکل شعرۃ من الصوف حسنۃ (ترغیب ترھیب) یعنی صحابہؓ نے آنحضرتؐ سے پوچھا قربانی کیا چیز ہے؟ آپ نے فرمایا کہ تمہارے باپ حضرت ابراہیمؑ کی سنت ہے صحابہؓ نے عرض کیا اسمیں ہمیں کیا ثواب ملتا ہے آپ نے فرمایا ہر بال اور ہر اُون کے بدلے میں ایک ایک نیکی۔ (۳) ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یا فاطمۃ قومی فاشھدی اضحیتک فان لک باول قطرۃ تقطر من دمھا مغفرۃ لکل ذنب اما انہ یجاء بدمھا ولحمھا فیوضع فی میزانک سبعین ضعفا فقال ابوسعید یارسول اللہ ھذا لآل محمد خاصۃ فانھم خصوا بہ من الخیر او لآل محمد وللمسلمین عامۃ قال لآل محمد خاصۃ وللمسلمین عامۃ (ترغیب ترھیب) یعنی آنحضرتؐ نے حضرت فاطمہؓ سے فرمایا اے فاطمہؓ اٹھو اور اپنی قربانی کے پاس حاضر ہو اسلئے کہ جو قطرہ قربانی کے خون کا زمین پر گرے گا ہر قطرہ کے بدلے تمہارے ہر ایک گناہ بخشدیئے جائیں گے یہ قربانی قیامت کے دن اپنے خون وگوشت سمیت لائی جائیگی اور اس کا وزن ستر گنا بڑھا کر ترازو میں رکھا جائیگا۔ ابوسعید نے پوچھا یا رسول اللہ یہ صرف آل محمدؐ کے لئے ہے یا عام مسلمانوں کیلئے۔ آپ نے فرمایا آل محمدؐ کیلئے خصوصاً اور مسلمانوں کیلئے عموماً۔ (۴) من ضحی طیبۃ نفسہ محتسبا لاضحیتہ کانت لہ حجابا من النار (طبرانی کبیر) یعنی جس شخص نے بغرض طلب ثواب اور برضا ورغبت قربانی کی اسکے لئے وہ قربانی جہنم کا آڑ اور بچاؤ کرنیوالی بنجائیگی۔

قربانی کے مسائل واحکام قربانی کرنا سنت موکدہ ہے اور عند البعض واجب وضروری ہے جو شخص باوجود وسعت اورطاقت رکھنے کے قربانی کرنے سے دریغ کریگا وہ عند اللہ مجرم اور گنہگار رہوگا۔ قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من وجد سعتان یضحی فلم یضح فلا یحضر مصلانا (حاکم) یعنی جس کو قربانی کی وسعت ہو مگر وہ قربانی نہ کرے تو وہ ہماری عیدگاہ میں (جہاں مسلمانوں کا اجتماع ہوگا) نہ آئے۔

عیدالاضحیٰ کی نماز سے فراغت پانے کے بعد قربانی کرنی چاہیئے نماز سے پہلے قربانی کرنا جائز نہیں ہے۔ عن ابی ھریرۃ عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم انہ قال فی یوم الاضحیٰ من کان ذبح احسبہ قال، قبل الصلوۃ فلیعد ذبیحتہ (بزار) حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص نماز سے پہلے قربانی ذبح کردے اس کو دوبارہ قربانی کرنی چاہیئے۔ ہر شخص اپنی قربانی کا گوشت کھا سکتا ہے قال اذا ضحی احدکم فلیاکل من اضحیتہ (احمد) دسویں سے بارہویں تیرہویں تک قربانی کرسکتا ہے قربانی کے گوشت کو ذخیرہ کے طور پر جتنے دن چاہے رکھ سکتا ہے۔ قربانی کے جانور کی کھال مسکینوں کا حق ہے لہذا اسکو صدقہ کردینا چاہیئے۔

قربانی کا جانور کیسا ہونا چاہیئے قربانی کا جانور موٹا اور بہتر ہونا چاہیئے دو دانت سے کم نہ ہونا چاہیئے ہاں اگر بھیڑ ہو تو اَدنت (چھ سات مہینے کی) بھی جائز ہے۔ قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لا تذبحوا الامسنۃ الاان یعسر علیکم فتذبحوا جذعۃ من الضان (مسلم) یعنی قربانی کا جانور مُسِنّہ یعنی دانت والا ہونا چاہیئے اگر میسر نہ ملے تو بھیڑ کا بچہ چھ سات مہینے کا ذبح کرلو (بھیڑ کے علاوہ کوئی دوسرا جانور بغیر دنتا ہوا جائز نہیں ہے) قربانی کا جانور عیب دار مثلاً اندھا لنگڑا بہت دُبلا اور سینگ ٹوٹا وغیرہ نہ ہونا چاہیئے کیونکہ اس کی قربانی جائز نہیں ہے۔ عن البراء بن عاذب ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سئل ماذا یتقی من الضحایا فاشار بیدہ فقال اربعا العرجاء البین ظلعھا والعوراء البین عورھا والمریضۃ البین مرضھا والعجفاء التی لا تنقی (ابوداؤد احمد ترمذی) یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کون سے جانور کی قربانی منع ہے؟ تو آپ نے چار قسم کے جانور کی قربانی سے منع فرمایا ایک اندھا جانور جسکا اندھا پن ظاہر ہو اور جو بیمار ہو اور اس کی بیماری بالکل کھلی ہوئی ہو اور جو جانور لنگڑا ہو اور اس کا لنگڑا پن معلوم ہوتا ہو اور لاغر ونحیف اور کمزور جانور جسمیں مغز نہ ہو۔ قربانی کا جانور خریدتے وقت اسکی آنکھ اور کان اچھی طرح دیکھ لینا چاہیئے کیونکہ اس جانور کی قربانی بھی ممنوع ہے جس کا کان آگے یا پیچھے سے کٹا ہوا ہو یا پھٹا ہوا ہو یا اس کے کان میں گول سوراخ ہو عن علی قال امرنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان نستشرف العین والاذن ولا نضحی بمقابلۃ ولا مدابرۃ ولا شرقاء ولا خرقاء (ابوداؤد) یعنی آنحضرتؐ نے حکم فرمایا ہے کہ قربانی کے جانور کی آنکھ وکان کو خوب غور سے دیکھ لیا کریں اگر اس کا کان آگے یا پیچھے سے کٹا ہوا یا پھٹا ہوا اور سوراخ دار ہو تو اسکی قربانی نہ کریں۔

قربانی کے جانوروں میں کتنے شریک ہوسکتے ہیں۔ گائے کی قربانی میں سات اور اونٹ میں دس آدمی شریک ہوسکتے ہیں۔ عن ابن عباس قال کنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی سفر فحضر الاضحیٰ فاشترکنا فی البقرۃ سبعۃ وفی البعیر عشرۃ (ترمذی) یعنی ایک سفر میں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے جب عید الاضحیٰ کا دن آیا تو گائے کی قربانی میں سات اور اونٹ میں دس آدمی شریک ہوئے۔ ایک بکری کی قربانی گھر بھر کی طرف سے ہوسکتی ہے۔ عن عطاء بن یسار قال سئلت ابا ایوب الانصاری کیف کانت الضحایا فیکم علی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال کان رجل فی عھد النبی صلی اللہ علیہ وسلم یضحی بالشاۃ عنہ و عن اھل بیتہ فیاکلون ویطعمون الخ (ترمذی وابن ماجہ) یعنی حضرت عطا فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوایوب رض انصاری سے پوچھا کہ آنحضرت ؐ کے زمانہ میں لوگوں کی قربانی کس طرح ہوتی تھی انھوں نے فرمایا کہ آپ کے زمانے میں لوگ ایک بکری اپنے اور گھر کے سارے لوگوں کی طرف سے کرتے تھے اور خود کھاتے تھے اور اوروں کو کھلاتے۔

عیدگاہ جانا اور آنا عید الاضحیٰ کے دن صبح سویرے نہا دھو کر اور اچھے کپڑے جو اس وقت میسر ہوں پہنکر اور خوشبو لگا کر کچھ کھائے بغیر عیدگاہ یعنی کھلے میدان میں بلند آواز سے تکبیر پکارتے ہوئے جائیں اور وہاں پہنچکر بھی برابر تکبیریں پکارتے رہیں۔ پھر نماز سے فارغ ہوکر تکبیریں پکارتے ہوئے راستہ بدلکر اپنے اپنے گھر واپس آئیں اور قربانیاں کریں۔

قربانی کرنے کا طریقہ قربانی کرنے کا مسنون اور مشروع طریقہ یہ ہے کہ اول چھری تیز کرلی جائے اور قربانی کے جانور کو بائیں پہلو پر قبلہ رخ لٹا کر یہ دعا پڑھے۔ اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ عَلٰی مِلَّةِ اِبْرَاهِیْمَ حَنِیْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ اِنَّ صَلٰوتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ لَا شَرِیْکَ لَهٗ وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ اَللّٰهُمَّ مِنْکَ وَلَکَ عَنْ . . .ع . . نام ذکر کرنے کے بعد بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَکْبَرُ کہکر جانور کے گلے پر چھری پھیردے۔ مُردوں کی طرف سے قربانی کرنا جائز اور صحیح روایات سے ثابت ہے۔ عن حنش قال رایت علیا یضحی بکبشین فقلت ماھذا فقال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوصانی ان اضحی عنہ فانا اضحی عنہ (ابوداؤد) یعنی حنش کہتے ہیں میں نے حضرت علیؓ کو دو مینڈھوں کی قربانی کرتے ہوئے دیکھا میرے پوچھنے پر انھوں نے فرمایا کہ آنحضرت ؐ نے مجھے وصیت فرمائی ہے کہ میں ان کی طرف سے قربانی کرتا رہوں اسلئے میں ان کی طرف سے قربانی کرتا ہوں۔ خود آنحضرت ؐ نے اپنی امت زندہ اور مردہ کل کی طرف سے قربانی کی ہے۔ مُردے کی طرف سے جو قربانی کی جائے۔ اس کا گوشت خود بھی کھاسکتا ہے۔

ع یہاں ان سب کا نام لے جن کی طرف سے قربانی کرنے کا ارادہ ہو۔ ۱۲